بیوی کے کسی دوسرے شخص سے تعلقات کا انکشاف اور بچے کے نسب میں شك

اكتشف أن زوجته على علاقة بآخر ويشك في نسب الطفل

[urdu - اردو - أردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

بیوی کے کسی دوسرے شخص سے تعلقات کا انکشاف اور بچے کے نسب میں شك

مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری بیوی ایك نوجوان کے ساتھ حرام تعلقات قائم کیے ہوئے ہے، اس خیانت کے انکشاف ہونے کے بعد مجھے شك ہونے لگا کہ ہونے والا بچہ بھی میرا نہیں، اگر یہ بچہ زندہ رہا تو کیا میں نسب کے ثبوت کے لیے میڈیکل رپورٹ پر انحصار کر سکتا ہوں ؟
اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو اس حالت میں شرعی حل کیا ہے ؟

الحمد للہ:

اصل یہی ہے کہ بیوی جو بچہ جنے وہ خاوند کا ہی ہو گا سوال کرنے والے بھائی آپ کے لیے جائز نہیں کہ زنا کرتے ہوئے دیکھے بغیر بیوی پر تہمت لگائیں ۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ۔ اور اسی طرح بغیر کسی دلیل کے بچے اور حمل کی نفی کرنا بھی آپ کے لیے حلال نہیں، یعنی یا تو آپ اسے زنا کرتے ہوئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں، یا پھر آپ کا حمل ہونا مستحیل ہو یعنی آپ بیوی کے پاس نہ تھے بلکہ غائب تھے، اور یا آپ نے اس کے ساتھ طہر میں جماع ہی نہ کیا ہو اور اس طرح کی دوسری حالت.

لیکن اگر اس کے علاوہ کچھ ہو تو پھر آپ کےلیے صرف شك اور شبہ و وہم کی بنا پر حمل اور بچے کی نفی کرنا جائز نہیں، اور جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ کسی دوسرے مرد سے حرام تعلق اور بات چیت کا معنی یہ نہیں کہ اس سے زنا بھی ہوا ہے.

اور یہاں ہم یہ اضافہ کرینگے کہ: اس کا یہ معنی نہیں کہ زنا ہوا ہے، یا وہ اس زنا سے حاملہ ہے.

اس بنا پر اگر تو آپ نے اپنی آنکھوں سے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو پھر آپ کو حمل اور بچے کی نفی کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن اگر یہ سب کچھ شك کی بنیاد پر ہوا ہے تو پھر آپ کو بیوی کے حمل اور بچہ کی

نفی کرنا جائز نہیں، اور آپ شیطانی وسوسوں میں مت آئیں، اور اس سے بچ کر رہیں کہ آپ تہمت و بہتان اور خیانت و وسوسے کے عالم میں زندگی گزارنے لگیں، وگرنہ اس طرح تو آپ کی دنیا و دین دونوں ہی خراب ہو جائینگے.

اور پھر بچے کے نسب کا ثبوت حاصل کرنے کے لیے میڈیکل رپورٹ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ شك و وسوسہ کا دروازہ ہے، اور اگر لوگوں کے لیے یہ دروازہ کھول دیا گیا کہ وہ اس رپورٹ پر اعتماد کریں جس رپورٹ میں غلطی ہونے کا امکان موجود ہے تو لوگ ان رپورٹوں پر ہی اعتماد کرنا شروع کر دیں گے.

اس لیے شریعت مطہرہ نسب کے ثبوت کے لیے ادنی سی دلیل پر بھی اعتماد کرتی ہے، اور نسب کی نفی میں قوی سے قوی دلیل پر اعتماد رکھتی ہے.
ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نسب کے ثبوت کے لیے احتیاط کی جائیگی، اور نسب ادنی سی دلیل کے ساتھ ثابت ہو جائیگا، اور اس سے لازم آتا ہے کہ نسب کی نفی میں تشدید کی جائے، اور کسی کمزور دلیل کی بنا پر نفی نہ ہو بلکہ قوی دلیل کے ساتھ نفی کی جائے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (٦ / ٤٢٠).

اور یہ بھی علم رکھیں کہ میڈیکل رپورٹ لعان کے قانون کے قائم مقام نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ عورت اپنے خاوند کی جانب سے لگائی گئی تہمت اور اپنے ستر کو لعان کے ساتھ دور کر سکتی ہے، اور اللہ عزوجل کو علم ہے کہ ان دونوں میں سے ایك جھوٹا ہے، لیکن اس کے باوجود لعان مشروع کیا گیا؛ لہذا ان میڈیکل رپورٹس کے ساتھ خاوند کو حق دیا اور عورت کو اس سے منع نہیں کیا جا سکتا "

رابطہ عالم اسلامی کے تحت " مجلس المجمع الفقهي " کے سولویں اجلاس جو کہ مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا میں ڈی این اے ٹیسٹ اور اس سے متعلق دوسرے امور کے متعلق یہ فیصلہ ہوا جس میں اس طرح کی حالت میں اس رپورٹ پر اعتماد کرنے کے عدم جواز اور اس کو لعان کے قائم مقام نہ بنانے کا فیصلہ ہو جو ہمارے سابقہ قول کی تائید بھی ذیل میں ہم اس فیصلہ کو پیش کرتے ہیں:

ساتویں قرار:
ڈی این اے ٹیسٹ اور اس سے امستفاد امور کے متعلق:

الحمد لله وحده و الصلاة و السلام على من لا نبي بعد:

سب تعریفات اللہ وحدہ کے لیے ہیں، اور اس پر درود و سلام جس کے بعد کوئی نبی نہیں.
اما بعد:
اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس اپنے سولویں اجلاس جو کہ مکہ مکرمہ میں (۲۱ – ۲٦ / ۱۰ / ۱٤۲۲ ھـ) الموافق (٥ – ۱۰ / ۱ / ۲۰۰۲ میلادی) میں منعقد ہوا میں درج ذیل فیصلہ کیا گیا:

فقہ اکیڈمی کے پندرھویں اجلاس میں ڈی این اے ٹیسٹ کی تعریف کو دیکھتے ہوئے کہ ڈی این اے ٹیسٹ ہر انسان کی بعینہ تعریف پر دلالت کرتا ہے، اور علمی سرچ سے یہ ثابت ہے علمی ناحیہ یہ ایك بہت اچھا وسیلہ ہے جس سے طب شرعی کے امور آسان ہو جاتے ہیں، اور یہ ٹیسٹ کسی بھی بشری خلیہ یعنی خون یا لعاب یا منی یا پیشاب یا کسی اور چیز سے حاصل کیا جا سکتا ہے "

پندرھویں اجلاس میں فقہ اکیڈمی کی جانب سے اس کے لیے قائم کردہ کمیٹی کی رپورٹ جس میں ڈی این اے ٹیسٹ کے متعلق میدانی سرچ اور اس سلسلہ میں کمیٹی کی جانب سے فقھاء اور ڈاکٹر اور تجربہ کار و ماہرین کی جانب پیش کردہ رپورٹ اور اس سلسلہ میں مباحثہ پر غور و خوض کرنے کے بعد درج ذیل نتیجہ سامنے آیا:

ڈی این اے ٹیسٹ كے نتائج اولاد كى والدين كى جانب نسبت يا اس كى نفى كرنے كے تقريبا قطعى ثبوت تك پہنچ رہے ہيں، اور منى يا خون يا لعاب كے نمونہ ميں جو حادثہ ميں پايا جاتا ہے اس سے اس اس شخص كا علم ہو سكتا ہے، اور يہ عام قيافہ شناسى (جس ميں اصل اور فرع كے درميان جسمانى مشابہت كے وجود كى وجہ سے نسب كا ثبوت ہوتا ہے) سے بہت زيادہ قوى ہے، ڈى اين اے ٹيسٹ ميں اس اعتبار سے كوئى غلطى اور خطا نہيں، بلكہ خطا تو بشرى كوشش يا خلط ملط كے اسباب وغيرہ كى بنا پر ہے، اس وجہ سے درج ذيل فيصلہ كيا گيا:

اول:
جرم و سزا ميں ڈى اين اے ٹيسٹ پر اعتماد كرنے ميں كوئى شرعى مانع نہيں، اور اسے ان جرائم كے ثبوت كے ليے ايك وسيلہ شمار كرنا جن ميں كوئى شرعى حد اور قصاص نہيں كيونكہ حديث ميں ہے (حدود كو شبہات سے ختم كرو) اور يہى چيز معاشرے كے ليے امن اور عدل و انصاف پيدا كرتى ہے اور مجرم كو سزا تك پہنچانے اور تہمت زدہ شخص كو برى كرنے كا باعث ہے، اور شرعى مقاصد ميں يہ ايك اہم شرعى مقصد ہے.

دوم:
نسب ميں ڈى اين اے ٹيسٹ كو استعمال كرنے ميں بچاؤ اور سرى احتياط ضرورى ہے، اسى ليے شرعى قواعد و اصول اور نصوص كو ڈى اين اے ٹيسٹ پر مقدم كرنا ضرورى ہے.

سوم:
نسب كى نفى ميں ڈى اين اے ٹيسٹ پر اعتماد كرنا شرعى طور پر جائز نہيں، اور نہ ہى اسے لعان پر مقدم كرنا جائز ہے.

چہارم:
شرعا ثابت شدہ نسب كے صحيح ہونے كے ليے ڈى اين اے ٹيسٹ استعمال كرنا جائز نہيں ہے، اس كے ليے مخصوص اداروں كو ايسا كرنے سے روكنا اور منع كرنا ضرورى ہے، اور اس كے ليے سخت سزائيں مقرر كى

جائیں تواس سے روك کر رکھیں ؛ کیونکہ ایسا کرنے میں ہی لوگوں کی عزت کی حفاظت اور ان کے نسب ناموں کی دیکھ بھال ہو گی.

پنجم:

درج ذیل حالات میں نسب کے ثبوت کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ پر اعتماد کرنا جائز ہے:

١ ـ مجھول نسب کے تنازع کے حالات میں جتنی بھی مختلف صورتیں ہوں جن کا ذکر فقھاء نے کیا ہے چاہے مجھول نسب میں دلائل نہ ہونے یا پھر دلائل برابر ہونے کے تنازع کی حالت میں ہو، یا پھر وطئ شبہ میں اشتراك کے سبب وغیرہ سے ہو.

٢ ہاسپٹل اور بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز وغیرہ میں بچوں کے اشتباہ کے وقت اور اسی طرح بےبی ٹیسٹ ٹیوب میں اشتباہ کی صورت میں.

٣ حادثات یا جنگ کی بنا پر بچے ضائع یا خلط ملط ہونے کی حالت میں کہ ان کے گھر اور خاندان والوں کا علم نہ ہو سکے، یا پھر ایسی لاشیں ملنے کی صورت میں جن کی شناخت ممکن نہ ہو، یا پھر جنگی قیدی اور گمشدہ افراد کی شناخت کے لیے " انتہی

یہ ایك واضح قوی قرار و فیصلہ ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ آپ کے لیے اپنے بچے کی نفی کرنے کی ممانعت کے لیے کافی ہو گا.

اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ اسے سچی اور پکی توبہ کرنے کی توفیق دے، اور آپ کے لیے خیر وبھلائی آسان کرے جہاں بھی ہو، اور آپ کو اس آزمائش میں صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

اور ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ اپنے ساتھ خیر و بھلائی کریں، نہ تو اسے ہلاك و تباہ کریں اور نہ ہی ایسی اشیاء کے سامنے پیش کریں جس سے وہ ہلاك و تباہ ہو جائے آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اسے طلاق دے کر اس

کے سارے حقوق بھی ادا کر دیں، اور یہ بھی کر سکتے ہیں کہ آپ اسے طلاق دینے کی بجائے اپنے پاس ہی رکھیں لیکن اس کے لیے اس کی سچی توبہ شرط ہے اگر دیکھیں کہ وہ سچی توبہ کر لیتی ہے تو آپ اسےطلاق مت دیں اور اپنے نکاح میں رہنے دیں.

ہم گزارش کرتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ تفصیل بیان کی ہے اس میں آپ غور و خوض کریں اور اللہ سے معاملات کی آسانی سہولت کی دعا کریں.

واللہ اعلم .